

20501 - حاجی کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا کیوں حرام ہیں

سوال

اللہ تعالیٰ نے حجاج کرام پرسلے ہوئے کپڑے پہننا کیوں حرام کیا ہے ، اوراس میں کیا حکمت ہے ؟

پسنیدہ جواب

الحمد لله.

اول :

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مکلف اورحج کی استطاعت رکھنے والے پر عمر بھر میں ایک بار فریضہ حج کی ادائیگی فرض کی ہے ، اوراسے دین اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے ، جوکہ دین میں معلوم بالضرورہ ہے ، لہذا مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اوراس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ کی ادائیگی کرے اوراس سے اجر و ثواب کی امید رکھے اوراس کے سزا و عقاب سے خوفزدہ ہو ۔

اوراس کے ساتھ اس یا یہ اعتقاد ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام افعال اور اپنی تشریح میں حکمت والا ہے ، وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے لہذا وہ جو بھی ان کے لیے مشروع کرتا ہے اس میں ان کے لیے کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ، اوراس کا دنیا و آخرت میں عمومی نفع بھی انہیں ہی پہنچتا ہے ، لہذا تشریح اور قوانین بنانے ہمارے مالک و رحیم اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور بندے کا کام تو یہ ہے کہ وہ انہیں تسلیم کرتا ہوا اس کی متابعت و اطاعت کرے ۔

دوم :

حج و عمرہ میں سلے ہوئے کپڑے نہ پہننے مشروع کرنے میں بہت ساری حکمتیں پنہاں ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں :

روز قیامت لوگوں کے اٹھائے جانے کے حال کی یاد دہانی ، لہذا سب لوگ روز قیامت اٹھائے جائیں گے تو ننگے پاؤں اور ننگے جسم ہونگے اور بعد میں انہیں کپڑے پہنائے جائیں گے ۔

اور آخرت میں حالات کی یاد دہانی میں بہت ساری وعظ و نصیحت اور عبرتیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں

نفس کو نیچا کرنا ، اور اسے تواضع وانکساری کے وجوب کا احساس اور شعور دلانا ، اور تکبر و غرور کی میل کچیل سے اس کی تطہیر و صفائی کرنا ۔

اور یہ بھی ہے کہ : نفس کو ایک دوسرے کے قریب رہنے اور مساوات و برابری کی اصلیت کا احساس دلانا ، اور ناپسندیدہ آسائش و خوشحالی سے دور رہنا ، اور فقر آہ مساکین کی غمخواری اور خیال رکھنا وغیرہ شامل ہے ، اس کے علاوہ بھی مقاصد حج اس کیفیت پر جو اللہ تعالیٰ نے مشروع کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان کیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلیمة والافتاء ۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة (11 / 179) ۔

(* تنبیہ :

سلے ہوئے سے مراد یہ نہیں کہ جس میں بھی سلائی کی گئی ہو بلکہ مخیط یا سلائی کیے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ : وہ کپڑا یا لباس جو جسم کے اعضاء کے مطابق بنایا گیا ہو مثلاً :

جیکٹ ، - جو کہ بازوؤں اور سینہ کے مطابق بنائی گئی ہے ۔

سلوار یا پاجامہ - جو دونوں ٹانگوں کے مطابق بنائی گئی ہے ۔

موزے یا جرابیں - دونوں پاؤں کے مطابق بنائی گئی ہیں ۔

عورت کے لیے دستانے : دونوں ہتھیلیوں کے مطابق بنائے گئے ہیں ۔

تو اس بنا پر وہ گھڑی جس میں سلائی ہو پہنی جائز ہے ، اور اسی طرح جوتے جس میں سلائی ہو پہننے جائز ہیں ،

اور وہ بیلٹ جس میں سلائی ہو بانڈھنی جائز ہے ۔۔ الخ) ۔

واللہ اعلم ۔